ڈاکٹر یاسمین سلطانہ* شفق صدیقی**

پی ٹی وی کے پرانے ڈراموں اور پرائیوٹ ٹیلی ویژن پر پیش ہونے والے ڈراموں کا تقابلی جائزہ

Abstract: *The Urdu drama began in the era of Nawab Wajid Ali Shah in 1853. It is said that the first Urdu drama was* "Inder Sabha" *which was written by Amanat Lakhnavi. Afterwards, Imtiaz Ali Taj and Agha Hashar Kashmiri added prominent dramas in Urdu literature. Later radio and television dramas captured the people's hearts and minds in their magic. Produced under the direction of Fazal Kamal, Pakistan Television's first on-air drama was "Nazrana". Its script was penned by Najma Farooqi. Soon after this, watching television drama became a part of our society. Shaukat Siddiqui, Fatima Surayya Bajia, Hassena Moin, Amjad Islam Amjad, Asghar Nadeem Syed and Noor-ul-Huda Shah and their plays such as Khudaki Basti, Tanhaiyan, Waris, Chand Girhan and Marvigreatly influenced the viewers mind and soul in such a way that people still remember their dialogues.*

In the year 2000 private television channels started their transmissions in Pakistan and their on-air television dramas started appearing on regular basis. As compared to PTV their content was not as good but they produced some remarkable drama series. If we observe these dramas as a general audience we come to know about the fact that today the drama's industry content is harming our social norms and is full of cliché.

It is in view of this situation that this study has been conducted. For improvement of drama stories, presentation of characters and acting skills, opinion of TV drama viewers have been gathered through an well-organized survey method. Views of notable people from the drama industry are also included in this paper.

مقصد تحقیق:

یہ تحقیقی کام درج ذیل پہلوؤں کا احاطہ کرے گا:

- پاکستان ٹیلی ویژن کے ۲۰۰۰ء سے قبل پیش کردہ ڈراموں کا پرائیوٹ چینلوں کے ڈراموں سے تقابلی جائزہ
- حالیہ ڈراموں میں موضوعات کی یکسانیت
- وقت کی تبدیلیوں کے ساتھ ڈراموں پر ثقافتی یلغار اور عالمگیریت کے اثرات

* استاد، شعبہ ءابلاغ عامہ، جامعہ کراچی۔

** پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ ءابلاغِ عامہ جامعہ کراچی۔

- مختلف رشتوں کی ڈراموں میں پیشکش
- اداکاری کے معیار میں گراوٹ

مفروضے:

H1: پی ٹی وی کے پرانے ڈراموں اور پرائیوٹ ٹیلی ویژن پر پیش ہونے والے ڈراموں کا تقابلی جائزہ

H2: مسابقت کی نئی فضا نے پاکستانی ڈراموں کے معیار اور پیشکش پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں

طریقہ کار:

اس تحقیقی کام کیلئے مواد، مساحت بذریعہ سوالنامے کے طریقے اکھٹا کیا گیا ہے۔ جس مقصد کیلئے نامعلوم امکان کی سہولتی نمونہ بندی کی گئی ہے۔ جس کے تحت کراچی میں کُل 50 افراد 25 مرد اور 25 خواتین سے سوالنامے پُر کرائے گئے۔ نیز مساحت کے نتائج کو بہتر انداز سے سامنے کیلئے ڈراما انڈسٹری سے وابستہ افراد کی رائے بھی اس تحقیقی کام میں شامل کی گئی ہے۔

مواد کا تجزیہ:

جدول نمبر ا

منتخب نمونہ

کل افراد	۵۰
مرد	۲۵
خواتین	۲۵

جدول نمبر ۲

سماجی مرتبہ

سماجی مرتبہ	
طالب علم	۱۳
گھریلو خاتون	۹
ملازمت پیشہ	۲۰
ہنرمند	۱
کاروباری فرد	٦
اسمال انڈسٹری اونر	۱

منتخب نمونے میں ٪۲۶ طالب علم، گھریلو خواتین ٪۱۸، ملازمت پیشہ افراد ٪۴۰، ہنر مند ٪۱۲ اور کاروباری افراد ٪۱۲ ہیں۔

جدول نمبر ۳

عمر کی حد

عمر کی حد	
20 تا 30 سال	۲۵
30 تا 40 سال	۹
40 تا 50 سال	۹
50 سال سے زائد	۶

منتخب شدہ نمونے میں جوابدہندگان میں ٪۵۰ کی عمر ۲۰ تا ۳۰ سال، ٪۱۸ کی عمر ۳۰ تا ۴۰، ٪۱۸ کی عمر ۴۰ تا ۵۰ سال اور ٪۱۲ کی عمر ۵۰ سال سے زائد ہے۔

جدول نمبر ۴

کیا آپ پاکستانی ڈرامے دیکھتے ہیں؟

جنس	ہاں	نہیں
خواتین	۲۲	۳
مرد	۲۲	۳
کُل	%۸۸	%۱۲

منتخب شدہ نمونے میں ٪۸۸ افراد ڈرامے دیکھتے ہیں اور ٪۱۲ تعداد ان افراد کی ہے جو ڈرامے نہیں دیکھتے۔

جدول ۵

کیا آپ نے پی ٹی وی کے پرانے ڈرامے دیکھے ہیں؟

جنس	ہاں	تھوڑے بہت	نہیں
خواتین	۱۳	۱۰	۲
مرد	۱۶	۹	۰
کُل	%۵۸	%۳۸	%۴

کُل ٪۵۸ افراد کا کہنا ہے کہ انھوں نے پی ٹی وی کے ڈرامے شوق سے دیکھے۔ ٪۳۸ تھوڑے بہت پی ٹی وی کے پرانے ڈرامے دیکھے جبکہ ٪۴ افراد نے پی ٹی وی کے پرانے ڈرامے نہیں دیکھے۔

جدول ٦

کیا آپ کے خیال میں پی ٹی وی کے پرانے ڈراموں کا معیار آج کے ڈراموں کے مقابلے زیادہ اچھا تھا؟

جنس	مکمل اتفاق	اتفاق	نہ اتفاق/ نہ اختلاف	اختلاف	مکمل اختلاف
خواتین	۱۱	۹	۵	۰	۰
مرد	۱۳	۸	۳	۱	۰
کُل	%۴۸	%۳۴	%۱۶	%۲	%۰

پی ٹی وی کے پرانے ڈراموں کا آج کے ڈراموں کے مقابلے میں زیادہ معیاری ہونے کے حوالے ۴۸٪ نے مکمل اتفاق، ۳۴٪ نے اتفاق، ۱۶٪ نے نہ اتفاق / نہ اختلاف، ۲٪ نے اختلاف اور ۰٪ نے مکمل اختلاف کیا۔

جدول نمبر ۷

درج ذیل میں سے آپ اب کونسی کہانی ٹی وی پر نہیں دیکھنا چاہتے کسی چھ پر نشان لگائیں؟

کہانی	مردوں کی تعداد/ ۲۵	عورتوں کی تعداد/ ۲۵	کُل/ ٪۱۰۰
i۔ پیار کا تکون	۲۰	۱۳	%۶۶
ii۔ محبت کی شادی، جدائی ہیرو کی کسی دوست یا اپنی کسی کزن سے شادی پھر اس سے طلاق ہیروئین سے دوبارہ شادی	۱۹	۱۷	%۷۲
iii۔ دو مختلف مزاج کی سہیلیوں/ بہنوں کی کہانی	۹	۱۴	%۴۶
iv۔ وڈیروں کے ظلم کی کہانی	۱۲	۷	%۳۸
v۔ بدلے کی کہانی	۱۳	۱۰	%۴۶
vi۔ امیر کی غریبوں، غریبوں کی امیروں سے محبت کی داستان	۱۱	۱۵	%۵۲
vii۔ عورت کی مظلومیت کی کہانیاں	۱۹	۱۴	%۶۶
viii۔ غیر مذہبی انسان کا مذہبی انسان سے عشق	۱۲	۱۰	%۴۴
ix۔ محلے کی چہ مگوئیوں پر مبنی سیریل	۱۳	۱۳	%۵۲
x۔ شوبز سے متعلق کہانیاں	۴	۸	%۲۴
xi۔ مافیا ڈان یا جرائم پیشہ افراد کی کہانیوں	۱۱	۸	%۳۸
xii۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے مسائل کی کہانیاں	۱	۵	%۱۲
xiii ۔ بے وفائی کی کہانی	۱۶	۱۲	%۵۶

جن چھ کہانیوں کیلیئے منتخب افراد نے سب سے زیادہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا ان میں ۷۲٪ محبت کی شادی جدائی پھر دوبارہ ملاپ، ۲۲٪ پیار کا تکون و عورت کی مظلومیت، ۵۶٪ بے وفائی، ۵۲٪ نے محلے کی چہ مگئیوں اور ۴۶٪ نے دو مختلف مزاج کی بہنوں یا سہیلیوں کی کہانیاں شامل ہیں۔

جدول نمبر ۸

کیا آپ کے خیال میں آج کل کے پاکستانی ڈرامے حقیقت کے زیادہ قریب ہیں؟

جنس	مکمل اتفاق	اتفاق	نہ اتفاق/ نہ اختلاف	اختلاف	مکمل اختلاف
خواتین	۴	۹	۷	۱	۴
مرد	۴	۶	۷	۵	۳
کُل	%۱۶	%۳۰	%۲۸	%۱۲	%۱۴

آج کل کے پاکستانی ڈراموں کے حقیقت سے زیادہ قریب ہونے کے بارے میں ۱۶٪ نے مکمل اتفاق، ۳۰٪ نے اتفاق، ۲۸٪ نے نہ اتفاق / نہ اختلاف، ۱۲٪ نے اختلاف اور ۱۴٪ نے مکمل اختلاف کیا۔

جدول ۹

کیا آپ ڈراموں کی ایک ہی طرز کی کہانی سے اُکتا چکے ہیں؟

جنس	ہاں	نہیں
خواتین	۲۵	۰
مرد	۲۲	۳
کُل	۹۴%	%۶

۹۴٪ افراد ڈراموں کی ایک ہی طرز کی کہانی سے اکتا چکے ہیں جبکہ ۶٪ کا خیال اس سے مختلف ہے۔

جدول نمبر ۱۰

آپ کے خیال میں عورتوں کے کردار کی پیشکش ڈراموں میں کس طرح کی جانی چاہیے؟

(آپ اپنا جواب مختلف درجات پر لگا کر دے سکتے ہیں۔ مثلاً ۱ تا ۳ تک کے درجات ڈراموں میں ظالم ساس دیکھنے کی شدت کا پیمانہ ظاہر کرتے ہیں۔ درجہ ۴ اعتدال کا اظہار ہے یعنی آپ کبھی کبھی ظالم ساس کا کردار دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۵ تا ۷ تک درجات ظالم ساس کو نہ دیکھنے کی شدت کا اظہار ہیں؟

کرادر	عورت کے کردار کی پیشکش ۱			۲			۳			۴			۵			۶			۷			کردار
	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	
ظالم ساس	۱	–	%۲	–	–	%۰	۲	۲	%۸	۴	۶	%۲۰	۲	۳	%۱۰	۴	۳	%۱۴	۱۲	۸	%۴۰	مہربان ساس
مظلوم عورت	۱	۱	%۴	۱	۲	%۶	۲	۱	%۶	۴	۲	%۱۲	۵	۷	%۲۴	۴	۲	%۱۲	۸	۸	%۳۲	با اختیار عورت
خراب ملازمت پیشہ عورت	۱	–	%۲	–	–	%۰	۱	۲	%۶	۵	۱	%۱۲	۴	۴	%۱۶	–	۴	%۸	۱۴	۱۴	%۵۶	اچھی ملازمت پیشہ عورت
حاسد کزن	۲	۲	%۸	۲	۱	%۶	۳	۳	%۱۲	۲	۲	%۸	۳	۲	%۱۰	۴	۴	%۱۶	۹	۱۲	%۴۲	رہنمائی کرنے والی کزن
جھگڑالو نند	۲	–	%۴	–	۱	%۲	۳	۱	%۸	۴	۱	%۱۰	۷	۵	%۲۴	۴	۵	%۱۸	۵	۱۱	%۳۲	اچھی نند
رقیب سہیلی	۲	۳	%۱۰	۳	–	%۶	۲	۱	%۶	۴	۲	%۱۲	۳	۱	%۸	۱	۲	%۶	۱۲	۱۵	%۵۴	رہنما سہیلی

۲۰٪ افراد ساس کے کردار کو کبھی اچھا کبھی برا دیکھنے کے خواہشمند ہیں جبکہ، ٪۴۰ ساس کے کردار کو مہربان دیکھنا چاہتی ہے۔ ٪۱۲ عورت کی مظلومیت کو اسکرین دکھانے کی قائل ہے جبکہ ٪۳۲ اسے با اختیار دیکھنا چاہتی ہے۔ ملازمت پیشہ عورت کے کردار کو ٪۱۲ نہ زیادہ اچھا نہ زیادہ برا دیکھنے کے خواہشمند ہیں لیکن ٪۵۶ ملازمت پیشہ عورت کے کرادر کو اچھا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ٪۸ کزن کو حاسد، ٪۱۰ نند کو جھگڑالو اور ٪۱۲ دوست کو سازشی و قتاً فوقتاً دیکھنا چاہتے ہیں جبکہ ٪۴۲ کزن کو رہنما، ٪۳۲ نند کو اچھا اور ٪۵۴ دوست کو اچھا دیکھنے کے خوہشمند ہیں۔

جدول نمبر ۱۱

آپ کے خیال میں ٹی وی ڈراموں میں مردوں کے کردار کی پیشکش کس طرح ہونی چاہیے؟

(اپنا جواب مختلف درجات پر نشان لگا کر دیں)

کردار	مرد کے کردار کی پیشکش ۱			۲			۳			۴			۵			۶			۷			کردار
	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	خواتین	مرد	کُل	
ماں اور بیوی کی کشمکش میں پھنسا آدمی	۱	–	%۲	–	–	%۰	۱	–	%۲	۱	۳	%۸	۲	۴	%۱۲	۵	۳	%۱۶	۷	۱	%۱۶	ماں اور بیوی کے مابین سمجھداری سے فیصلے کرنے والا آدمی
حد سے زیادہ رومانوی شخص	۲	۱	%۶	–	۱	%۲	۴	۲	%۱۲	۴	۲	%۱۲	۴	۲	%۱۲	۱	۷	%۱۶	۱۰	۱۰	%۴۰	حقیقت پسند انسان
سخت گیر باپ	۱	–	%۲	۱	–	%۲	۱	۱	%۴	۴	۲	%۱۲	۳	۴	%۱۴	۱	۵	%۱۲	۱۱	۱۴	%۵۰	مشفق باپ
غصیلا بھائی	–	۲	%۴	۱	۲	%۶	۲	۱	%۶	۲	۲	%۴	۶	۴	%۲۰	۴	۳	%۱۴	۱۰	۱۱	%۴۲	ہوش مند بھائی
بے وفا مرد	۳	۲	%۱۰	–	–	%۰	۳	۳	%۱۲	۶	۲	%۱۶	۶	۱	%۱۴	۱	۵	%۱۲	۶	۱۲	%۳۶	باوفا مرد
نفسیاتی عاشق	۱	۱	%۴	–	–	%۰	۲	۱	%۶	۴	۱	%۱۰	۲	۱	%۶	۱	۶	%۱۴	۱۵	۱۵	%۶۰	قابل اعتماد انسان

٪۱۸افراد مرد کو ماں اور بیوی کی کشمکش میں پھنسا دیکھنا چاہتے ہیں جبکہ ٪۱۶اسے دونوں رشتوں کے درمیان سمجھداری سے فیصلہ کرتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ٪۱۲احد سے زیادہ رومانوی آدمی کے کردار کو اسکرین پر دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں جبکہ ٪۴۰ حقیقت پسند شخص کا کردار دیکھنا چاہتے ہیں۔ ٪۱۲انے باپ کے کردار کو سخت گیر جبکہ ٪۔۔نے مشفق دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ بھائی کو ٪۴ غصیلا اور ٪۴۲ہوش مند دیکھنا چاہتے ہیں۔ مرد کو ٪۱۲ابے وفا اور ٪۳۲ باوفا دیکھنا چاہتے ہیں ٪۶ نفسیاتی عاشق اور ٪۲۰ قابل اعتماد انسان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

جدول ۱۲

آپ کے خیال میں پی ٹی وی کے ڈراموں میں اداکاری کا معیار آج کے ڈراموں سے بہتر تھا؟

جنس	ہاں	نہیں
خواتین	۲۱	۴
مرد	۲۴	۱
کُل	%۹۰	%۱۰

٪۹۰نے کے خیال میں پی ٹی وی کے دور میں اداکاری کا معیار آج کے مقابلے زیادہ اچھا تھا جبکہ ٪۱۰انے اس بات سے اختلاف کیا۔

جدول ۱۳

آپ ٹی وی ڈراموں میں پاکستانی ثقافت کی پیشکش پر مطمئن ہیں؟

جنس	ہاں	نہیں
خواتین	۵	۲۰
مرد	۴	۲۱
کُل	%۱۸	%۸۲

٪۱۸۲افراد پاکستانی ڈراموں میں ثقافت کی پیشکش پر مطمئن نہیں ہیں جبکہ ٪۱۸نے اس سے اختلاف کیا۔

جدول ۱۴

نیچے دیئے گئے ڈراموں کے دونوں گروپس کو اپنی مرضی کے مطابق اسٹار دیں؟

(۱اسٹار: بس ٹھیک، ۲اسٹار: بہتر ہے، ۳اسٹار: معتدل، ۴اسٹار ۵: بہت عمدہ)

گروپ 1	گروپ2
☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆
خدا کی بستی ،ان کہی ،دھوپ کنارے ،تنہائیاں ،الف نون ، لقا براو ہو چارلی تعلیم بالغان ،وارث ، پرچھائیاں ،دھواں آنگن ٹیڑا ، چاند گرہن آنچ ،سونا چاندی، نجات، گیسٹ ہاؤس	ہمسفر ،دل دیا دہلیز ،قید تنہائی میری ذات ذرہ بے نشان ،قدوسی صاحب کی بیوہ ، بول میری مچھلی ، منجلی ، زندگی گلزار ہے ، دیارِ دل خدا اور محبت ،عشق جنون دیوانگی آشتی ، پیارے افضل، بشر مومن آسمانوں پہ لکھا ،محمود آباد کی ملکائیں

گروپ 1 کیلئے منتخب افراد کی اکثریت نے ۵ اسٹار کا اظہار کیا۔ گروپ 2 کیلئے بالترتیب ۲ اور ۳ اسٹار کا اظہار کیا گیا۔

جدول ۱۵

ان میں سے کونسی لسانی اکائی کی ٹی وی ڈراموں میں بالکل نمائندگی موجود نہیں ہوتی؟ (آپ ایک یا ایک سے زیادہ پر نشان لگا سکتے ہیں)

جنس	سرائیکی	کشمیری	گلگتی وبلتی	پشتون	اردو اسپیکنگ	بلوچی	پنجابی	تھر وچولستان	ہزارہ	قبائلی
خواتین/ ۲۵	۵	۷	۱۶	۴	۲	۹	۰	۷	۱۲	۷
مرد/ ۲۵	۸	۸	۱۶	۰	۱	۵	۰	۱۰	۱۱	۱۲
کُل/ ۱۰۰٪	٪۲۶	٪۳۰	٪۷۲	٪۸	٪۶	٪۲۸	٪۰	٪۳۴	٪۴۶	٪۳۸

کل ٪۲۶ سرائیکی، ٪۳۰ کشمیری، ٪۷۲ گلگتی وبلتی، ٪۸ پشتون، ٪۲ اردو اسپیکنگ، ٪۲۸ بلوچی، ٪۰ پنجابی، ٪۳۴ تھر وچولستان، ٪۴۶ اور ٪۳۸ افراد نے قبائلی لسانی اکائیوں کی ٹی وی ڈراموں میں نمائندگی نہ دینے کا شکوہ کیا۔

جدول ۱۶

کیا آج کل کے بہت سے ڈراموں کی کہانیاں بھارتی فلموں اور ڈراموں سے متاثر نظر آتی ہیں؟

جنس	ہاں	نہیں
خواتین	۱۶	۹
مرد	۲۱	۴
کُل	٪۷۴	٪۱۳

٪۷۴ افراد کو ہمارے ڈرامے بھارتی فلموں اور ڈراموں کی کہانی سے متاثر نظر آتے ہیں جب کہ ٪۱۳ نے اس بات سے اختلاف کیا۔

جدول ۱۷

آپ ان میں سے کون سے ڈرامے اسکرین پر دیکھنا چاہتے ہیں؟ (آپ ایک سے زائد پر نشان لگا سکتے ہیں)

جنس	تاریخی ڈراما	بائیوگرافک ڈراما	ڈراؤنے ڈرامے	ایکشن ڈراما	مسٹری ڈراما	سائنس فکشن	ایڈونچر ڈراما	سیاسی فکشن	ٹین ڈراما	تھرلر ڈراما
خواتین/ ۲۵	۱۹	۱۱	۵	-	۶	۴	۳	۸	۶	۳
مرد/ ۲۵	۱۶	۸	۵	۲	۱۰	۱۲	۱۰	۴	۲	۲
کُل % / ۱۰۰	٪۷۰	٪۳۸	٪۲۰	٪۴	٪۲۴	٪۳۲	٪۲۶	٪۲۴	٪۱۶	٪۱۰

٪۷۰ افراد تاریخی، ٪۳۸ بائیوگرافک، ٪۲۰ ڈراؤنے، ٪۴ ایکشن، ٪۲۴ مسٹری، ٪۳۲ سائنس فکشن، ٪۲۶ ایڈونچر، ٪۲۴ سیاسی فکشن، ٪۱۶ ٹین اور ٪۱۰ افراد تھرلر ڈرامے دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔

مساحت کے آخر میں ناظرین سے ڈراما انڈسٹری کے حوالے سے سفارشارت اور شکایات کے اظہار کیلئے کہا گیا جس کے نتیجے میں جو چنیدہ نکات سامنے آئے وہ درج ذیل ہیں:

- آج کے پاکستانی ڈرامے ہماری ثقافت سے متصادم ہیں۔
- پرائم ٹائم میں ان موضوعات پر مبنی ڈراموں کو دکھایا جاتا ہے جنھیں خاندان کے ساتھ اکھٹا بیٹھ کر نہیں دیکھا جاسکتا۔
- ایک ہی طرز کی اداکاری ہے۔
- اکثر کہانیاں بھارتی ڈراموں اور فلموں کا چربا ہیں۔
- لباس وہ دکھائے جاتے ہیں جو ہم عام زندگی میں نہیں استعمال کرتے۔
- مزاحیہ ڈراموں میں نامناسب زبان کا استعمال ہوتا ہے۔
- بے جا اسراف اور گلیمر سے بھرپور ڈرامے دکھائے جاتے ہیں۔

تبصرہ وسفارشات:

مسئلہ زیر تحقیق کیلئے جو مفروضے قائم کئے گئے ان کی روشنی میں حاصل شدہ مواد سے یہ بات کافی حد تک درست ثابت ہوئی ہے کہ ڈرامے کے معیار پر موجودہ حالات میں منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ پرائیوٹ چینلوں کی آمد سے قبل ڈرامے معاشرے میں مثبت رجحان سازی کررہے تھے لیکن اب صورت حال اس سے مختلف ہے۔ ڈراموں میں آنے والی تبدیلیوں کو اگر تین حصوں میں تقسیم کیا جائے تو وہ کچھ یوں بنیں گی: ﴾ تبدیلی بلحاظ مواد ﴾ تبدیلی بلحاظ اداکاری ﴾ تبدیلی بلحاظ ثقافت۔ لہٰذا اس پرچے کا خلاصہ انہی تین درجات کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جارہا ہے۔

تبدیلی بلحاظ مواد: پرائیوٹ چینلوں کے بیشتر ڈرامے موضوعات کے اعتبار سے یکسانیت کا شکار ہیں۔ ان کی اسٹوری لائن عشق و محبت کی داستان سے نکلنے میں ناکام نظر آتی ہے جب کہ آج کے دور کا سب سے بڑا مسئلہ معاش ہے جس کا ذکر اکثر ہمیں ڈراموں میں نظر نہیں آتا۔ جارج گربنر نے Cultivation Analysis کا نظریہ پیش کیا جس کے مطابق ٹیلی ویژن کسی بھی معاشرے کا بازوئے ثقافت کہلاتا ہے اس پر جس طرح کے مشتملات پیش کئے جاتے ہیں ان سے زندگی کا رُخ کافی حد تک تبدیل ہوسکتا ہے۔(۱) تفریح کے نام پر حرص ولالچ پر مبنی اور معاشرتی اقدار کے منافی کہانیاں قومی ذوق کو تبدیل کرچکی ہیں۔ اکثر ناظرین بھی معیاری ڈراموں کو گلیمر نہ ہونے کے باعث مسترد کردیتے ہیں۔

دسمبر ۲۰۰۷ء میں تحقیق کار عفت حسین نے ڈاکٹر طاہر مسعود کے زیر نگرانی اپنے مقالے "فاطمہ ثریا بجیا کی شخصیت، فن اور ادبی خدمات کا تحقیقی مطالعہ" کیلئے پروڈیوسر قاسم جلالی کا انٹرویو لیا جس میں ان کا کہنا تھا کہ " نئے دور میں ڈرامے کی شکل بدل رہی ہے۔ اس سے ڈرامے کی شکل کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ سٹ کام اور سوپ اوپرا ڈرامے نہیں ڈرامے کے دُم چھلے ہیں۔ جن سے ڈرامے کا حسن واضح نہیں ہوتا۔ ڈراما اب فیشن اور تقابل کا اسٹیج بنتا جارہا ہے "۔(۲) موضوعات کی کمی اس لئے بھی نظر آتی ہے کہ آج کے ڈراما پروڈیوسر مٹی سے جُڑی کہانیاں نکالنے میں ناکام ہیں۔ منو بھائی کے سونا چاندی اور اشفاق احمد کی سادی سی ایک محبت سو افسانے اب ہماری ٹی وی اسکرین پر نہیں سجتے۔

اس حوالے سے معروف ڈراما نگار امجد اسلام امجد نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ " جب پی ٹی وی پر ہم لوگ ڈراما لکھتے تھے تو ہمارے ساتھ پوری ٹیم ہوا کرتی تھی۔ جس میں ڈائریکٹر، کیمرا چلانے والے، میک اپ کے لوگ اور پروڈکشن والے سب کی مل کر کوشش ہوتی تھی کہ پاکستانی معاشرے کے کسی حصے کی حقیقت پسندانہ تصنیف کو ڈرامے کی صورت میں ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے لیکن پھر ایک کے بعد ایک چینل کھلتے گئے اور ان کا پیٹ بھرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ ڈراموں کی ضرورت تھی اور اس ضرورت کیلئے فوری بکنے والے ڈرامے بنانے کا سلسلہ شروع ہوا اور ستم ظریفی یہ ہے کہ ہم اس عمل کو لگاتار دہراتے گئے جس کے باعث قوم کا مزاج عامیانہ بن چکا ہے "۔(۳)

تبدیلی بلحاظ اداکاری: ہمارے ڈراموں میں اداکاری کے معیار میں واضح انداز سے گراوٹ آئی ہے۔ جاندار مکالمے ادا کرنے کے بجائے اب زیادہ توجہ کیمرے کے آگے پوز دینے یا چہرہ دکھانے پر ہے۔ اچھی اداکاری وہی کہلاتی ہے جہاں ناظر اپنے آپ کو کردار کا حصہ سمجھنے لگے۔ اداکاری ایک فن ہے اور فن کے روح میں اترنے یا اثر آفرینی کے حوالے سے لیو ٹالسٹائی نے ۱۸۹۸ء میں اشاعت شدہ اپنی کتاب "فن کیا ہے" میں اثر آفرینی کی تین حالتوں کا ذکر کیا(۴)۔ اثر آفرینی کی پہلی حالت یہ ہے کہ فن میں انفرادیت ہو۔ اداکاری کے ضمن میں اس حالت کی مثال اس طرح دی جاسکتی ہے کہ تعلیم بالغان کو دو مختلف ادوار میں نشر کیا گیا۔ یکساں کردار مختلف اداکاروں نے ادا کئے مگر ناظر اپنے آپ کو ان کرداروں کے ساتھ منسلک کرتے گئے اور آج ری میک شدہ ڈراموں میں بھی اداکاری کے حوالے سے انفرادی پن کی جگہ نقالی نے لے لی ہے۔ اثر آفرینی کی دوسری کیفیت اظہار کی صفائی ہے۔ جتنی صفائی سے اور وضاحت سے اداکار کسی احساس کو پیش کرے گا۔ اس کا فیڈ بیک اسی خوبصورتی سے سامنے آئے گا۔ آپ سوچیں گزشتہ ادوار میں کئی مکالمات اس خوبصورتی سے ادا کئے گئے جو ہم سب کو آج تک ازبر ہیں لیکن اب ایسی ڈائیلاگ ڈلیوری کا مظاہرہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اثر آفرینی کی تیسری کیفیت فنکار کا کردار میں ڈوب جانا ہے اس کیفیت کا بھی اب اسکرین پر کم ہی اظہار ہوتا ہے۔

معروف ڈائریکٹر کاظم پاشا نے موجودہ اداکاری کے حوالے سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ " پہلے ڈراموں میں باقاعدہ ریہرسل ہوا کرتی تھی جس کے بعد کچن، ڈرائنگ روم وغیرہ کے نشان لگا کر اداکاروں سے موز (moves) بھی کروائے جاتے تھے۔

جس سے وہ اداکاروں کے ایک ساتھ بیٹھنے، اٹھنے اور بات کرنے کے انداز میں بھی نفاست اور شفافیت آجاتی تھی۔ مگر آج آرٹسٹ ایک دن میں چار ڈرامے کر رہا ہے ان کو رشتے تک یاد نہیں ہوتے۔ کون میری بیٹی ہے کون بیوی ہے؟ اگر inter-relation تک کا نا پتہ ہو تو خاک اچھی اداکاری ہوگی۔ سب بیٹھ کر الگ الگ مکالمے ریکارڈ کراتے ہیں اور پھر اپنے کاموں پر نکل پڑتے ہیں"۔(۵)

تبدیلی بلحاظ ثقافت: ہمارے ڈراموں میں اب ثقافتی یلغار بہت نمایاں طور نظر آتی ہے۔ ریٹنگ کی دوڑ میں آکر taboos پر مبنی ڈرامے بنائے جارہے ہیں جو کہ معاشرے کی اقدار کے منافی ہیں۔ اس ضمن میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کیلئے ڈاکٹر اصغر علی شاہ کی زیر نگرانی بلال بھٹی کی تحقیق "Analysis of social taboos in electronic media prime time drama: Hum Television" کا تحقیقی پرچہ گلوبل میڈیا جرنل، پاکستان ایڈیشن ۲۰۱۳ء میں شائع ہوا۔ اس تحقیق کے نتائج میں انھوں نے بتایا کہ ہم ٹی وی کے ڈراموں سے نو قسم کے سماجی رویوں کا فروغ ہو رہا ہے۔ جن میں نسلی تفریق، تشدد، منشیات کا استعمال، نامناسب زبان، ہتک آمیز رویہ، ناجائز تعلقات، مانع حمل اور طلاق جیسے قبیح فعل شامل ہیں۔ یہ نو منتخب رویے ہم ٹی وی کے ڈرامے مہربانو اور شہر بانو میں سب سے زیادہ دیکھنے میں آئے۔(۶)

ہم اپنی ثقافت کو پیش کرنے میں بھی یکسانیت کا شکار ہیں یا یہ کہہ لیں جب کوئی بھی ڈراما ثقافت کے نام پر پیش کیا جاتا ہے تو وہ کسی چوہدری، خان یا وڈیرے کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے۔ اس میں کسان، موچی، کلرک، بڑھئی اور یہاں تک کے چھوٹے دکانداروں کی کہانی یا ان کے رہن سہن کا انداز نظر نہیں آتا۔ اس حوالے سے معروف ڈراما نگار نور الہدیٰ شاہ کا کہنا تھا کہ "پرائیوٹ ڈراما انڈسٹری نے لسانی اکائیوں کیلئے کردار مخصوص کر لئے ہیں پشتون گارڈ، بلوچ ڈرگ ڈیلر یا سندھی محض وڈیرہ ہے یہ کون سی ثقافت ہے؟۔ جب سے ہمارا ڈراما سفارتی محاذ پر ناکام ہوا ہے ہمارے پاس موضوعات بھی محدود ہو گئے ہیں۔ اگر ہم یہ روش چھوڑ دیں تو ہمارے پاس بہت وسعت آجائے گی۔ ہم آپس میں ایک دوسرے کو جانیں گے اور محبتیں بڑھیں گی اور اس میل ملاپ کا ذریعہ ڈراما بنیں تو اور اچھا ہے"۔(۷)

البرٹ بنڈورا نے Observational Learning کا نظریہ پیش کیا جس کے مطابق ذرائع ابلاغ سماجی رویئوں کو ہموار کرتے ہیں۔ اس نظریئے اور زیر نظر تحقیقی کام کے نتائج کو مد نظر رکھا جائے تو موجودہ پاکستانی ڈراموں کا معیار پست ہو رہا ہے جو ہمارے سماجی رویئوں میں منفی تبدیلیاں لانے میں کافی حد تک اثر انداز ہوا ہے اور ہماری موجودہ نسل ان ڈراموں کو دیکھ کر نت نئی سازشیں سیکھ رہی ہے۔(۸)

اس حوالے سے محقق ارم عارف کا تحقیقی پرچہ بعنوان Media Imperialism and Its effects on Culture of Pakistan زیر نگرانی ڈاکٹر اشرف خان گلوبل میڈیا جرنل ۲۰۰۹ میں شائع ہوا جس کیلئے انھوں نے بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی کے ۱۸ تا ۲۵ سال کی عمر کے نوجوانوں پر ٹی وی ڈراموں کے اثرات کے حوالے سے مساحت کی۔ اس کام کے نتائج میں وہ راقم طراز ہیں کہ زیادہ تر ناظر سوپ اوپرا ڈراموں میں دکھائے جانے والے گلیمرس طرز زندگی سے متاثر ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں ایک بار صنف مخالف کے ساتھ کے

ایف سی، میکڈونلڈ یا پیزا ہٹ جانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ اپریل فول، ویلنٹائن اور نیو ائیر منانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ۷۰٪ کا خیال ہے کہ وہ اپنے والدین سے زیادہ پُر اعتماد، سمجھدار اور اختراعی ہیں۔(۹)

ایکسپریس ٹریبون کے آرٹیکل Pakistani Drama Industry : From Gold to Ashes میں موجودہ انڈسٹری کے بارے میں معروف ڈراما نگار انور مقصود کی رائے کو شامل کیا گیا جو کچھ یوں تھی" آج کی ڈراما انڈسٹری رومی سلطنت کی طرح مضبوط ہے مگر اس کا زوال بھی طے شدہ بات ہے۔ جس کا سبب ریٹنگ کی دوڑ پر سمجھوتہ کر لینا ہے۔ آج کے لوگ کرافٹ سے زیادہ تعداد کیلئے فکر مند ہیں اور یہ ہی روش آگے چل کر ہمیں نقصان پہنچائے گی"۔(۱۰)

ان تمام دلائل کی روشنی میں پرائیوٹ ٹیلی ویشن کے ڈراموں کی بہتری کیلئے فوری طور پر جو سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- معاشرتی مسائل کی پیشکش کیلئے تحقیق ضرور کریں۔
- ڈراما محض عشق، محبت و انتقام کی کہانیوں کا نام نہیں اس کی فارم میں کسی کی زندگی کی بائیو گرافی، تاریخ یہاں تک کہ نوجوان طبقے کے مسائل بھی پیش کئے جاسکتے ہیں۔
- مختلف لسانی اکائیوں کو اسکرین کے پردے پر لے کر آئیں۔
- ڈرامے کی ہیروئن کیلئے صرف مظلوم ہونا یا اس کا صرف کسی شہزادے کا انتظار کرنا لازم نہیں ہے اسے خود مختار بھی دکھایا جاسکتا ہے۔
- سسرال صرف ظالم نہیں ہوتا ہے۔
- نئے لکھنے والوں اور ہدایت کاروں کو بھی موقع دیا جائے۔
- اداکاری سکھانے کیلئے ہر سطح پر اداروں کا قیام ضروری ہے۔
- بھارت کی فلموں اور ڈراموں کی نقالی کامیابی کی ضمانت نہیں ہے۔
- مزاحیہ ڈرامے مکالموں کی قلت کا شکار ہیں۔ ان میں صرف کراس ٹاک سے کام نہ چلائیں۔
- پاکستان کے مختلف طبقات، سیاسیات، تہذیب و تمدن اور افسانوی ادب کو ڈرامے کے قالب میں ڈھالیں۔
- تمام سماجی طبقوں کو زندگی کی حقیقی تصویر کے ساتھ فیتے پر منتقل کرنے کا رواج دیا جائے۔
- ڈرامے کو ڈرائنگ روم اور کچن کے مناظر سے باہر لے کر جائیں۔

حوالہ جات:

۱۔ زبیری احمد نثار" ابلاغ عامہ: افکار و نظریات"، سنگ میل پبلیشر، ستمبر ۲۰۱۴ء، ص ۱۷۷

۲۔ عفت حسین،" فاطمہ ثریا بجیا کی شخصیت، فن اور ادبی خدمات کا تحقیقی مطالعہ" ، غیر مطبوعہ مقالہ شعبہء ابلاغ عامہ

۳۔ امجد اسلام امجد، ذاتی ٹیلی فونک انٹرویو، تاریخ ۱۴ جون ۲۰۱۷ء

۴۔ جالبی جمیل، ڈاکٹر، ۲۰۱۴ء" ارسطو سے ایلیٹ تک" ، نیشنل بک فائونڈیشن، اسلام آباد، ص ۳۲۲

۵۔ کاظم پاشا، ذاتی ملاقات، تاریخ ۱۲ اپریل ۲۰۱۷ء

۶۔ بلال بھٹی، "Analysis of social taboos in electronic media prime time drama: Hum Television"، مجلہ گلوبل میڈیا جرنل، اشاعت ۲۰۱۳ء، ص 11

۷۔ نور الہدیٰ شاہ، بول دفتر میں ذاتی ملاقات، ۱۰ مئی ۲۰۱۷ء

۸۔ زبیری احمد نثار، محولہ بالا، ص ۱۰۹

۹۔ ارم عارف، Media Imperialism and Its effects on Culture of Pakistan، مجلہ گلوبل میڈیا جرنل، اشاعت ۲۰۰۹ء، ص 16

۱۰۔ انی طحہ، Pakistani Drama Industry : From Gold to Ashes، روزنامہ ایکسپریس ٹربیون ۷ ادسمبر ۲۰۱۱ء، ص 18

☆☆☆☆☆